بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مختصر
ارکانِ اسلام
اور
طریقۂ نماز

مصنّف

مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مختصر

ارکانِ اسلام

اور

طریقۂ نماز

بچوں، بچیوں اور بالغوں کے لئے

اسلام کے بنیادی پانچ ارکان کلمۂ شہادت، نماز، زکاۃ، روزہ اور حج کا بنیادی واجمالی تعارف و پہچان اور وضوء، غسل، فرض نمازوں، نمازِ جمعہ، نمازِ عیدین نمازِ تراویح، نمازِ وتر، سنت ونفل نمازوں اور نمازِ جنازہ کا مختصر اور سہل طریقہ

مصنّف

مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

www.idaraghufran.org

Idara Ghufran

(جملہ حقوق بحق ادارہ غفران محفوظ ہیں)

نام کتاب: مختصر ارکانِ اسلام اور طریقۂ نماز

مصنِّف: مفتی محمد رضوان

طباعتِ اوّل: ربیع الاول ۱۴۳۶ھ، جنوری 2015ء

صفحات: ۴۸

ملنے کے پتے

Idara Ghufran

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	تمہید (از مؤلف)	5
2	ارکانِ اسلام	6
3	(1) اللہ وحدہٗ کے معبود اور محمد کے رسول ہونے کی گواہی	7
4	(2) نماز ادا کرنا	10
5	وضو اور اُس کا مختصر طریقہ	12
6	غسل اور اُس کا مختصر طریقہ	14
7	تیمّم اور اُس کا مختصر طریقہ	15
8	نماز اور اُس کا مختصر طریقہ	16
9	نماز یاد کریں	22

Idara Ghufran

10	یاد رکھنے کی بات	26
11	نماز باجماعت اور اُس کا مختصر طریقہ	27
12	سفر وقصر کی نماز اور اُس کا مختصر طریقہ	30
13	وتر کی نماز اور اُس کا مختصر طریقہ	32
14	جمعہ کی نماز اور اُس کا مختصر طریقہ	34
15	قضاء نمازیں اور اُن کا مختصر طریقہ	35
16	عیدین کی نماز اور اُس کا مختصر طریقہ	36
17	تراویح کی نماز اور اُس کا مختصر طریقہ	38
18	سنت اور نفل نمازیں اور اُن کا مختصر طریقہ	39
19	نمازِ جنازہ اور اُس کا مختصر طریقہ	43
20	(3) **زکاۃ اور اُس کا مختصر طریقہ**	45
21	(4) **روزہ اور اُس کا مختصر طریقہ**	47
22	(5) **حج اور اُس کا مختصر طریقہ**	48

Idara Ghufran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

(از مؤلف)

اسلام کے پانچ بنیادی ارکان یا ستون ہیں، جن کی قرآن وسنت میں بڑی تاکید واہمیت آئی ہے، اسلام کے یہ پانچ ارکان یا پانچ ستون ''اللہ وحدہٗ لاشریک کے معبود اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہونے کی گواہی دینا اور نماز ادا کرنا اور زکاۃ ادا کرنا، اور رمضان کے روزے رکھنا اور حج ادا کرنا ہے''

اسلام کے ان پانچ بنیادی ارکان کو جاننا اور کم از کم ان کی اجمالی اور ابتدائی درجہ کی پہچان چھوٹے بڑے اور مرد وعورت ہر مسلمان کے لئے بہت ضروری ہے، اور ان کو ایسے سہل انداز میں مرتب کرنا بھی ضروری ہے کہ شروع سے ہی بچوں اور بچیوں کو ان پانچوں ارکان اور ستونوں کی اجمالی اور ابتدائی پہچان ہوجائے، اور جن بالغ مرد یا خواتین کو دین کا ابتدائی علم نہیں، ان کو بھی سمجھنے اور سمجھانے اور مختصر کورس کے طور پر پڑھانے میں سہولت رہے۔

بندہ نے بفضلِ الٰہی اسی ضرورت کے لئے سہل اور آسان زبان میں چند مختصر کتابچے مرتب کئے ہیں، جن میں سے ایک کتابچہ ''مختصر ارکانِ اسلام اور طریقۂ نماز'' کے نام سے شائع کیا جارہا ہے، جبکہ ''مختصر مسنون دعائیں'' اور ''مختصر ایمان وعقائد'' اور ''مختصر حسنِ معاشرت'' وغیرہ کے نام سے دیگر کتابچے الگ سے ترتیب دیئے جارہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس سلسلہ اور کوشش کو تکمیل تک پہنچا کر اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے، اور امتِ مسلمہ کے لئے نفع بخش اور فائدہ مند بنائے۔ آمین۔

محمد رضوان۔ ۱۱/ ربیع الاول/ ۱۴۳۶ھ 03/ جنوری/ 2015ء بروز ہفتہ

ادارہ غفران، راولپنڈی، پاکستان

ارکانِ اسلام

اسلام کی عمارت پانچ ارکان یا پانچ ستونوں پر رکھی گئی ہے، جیسا کہ ہمارے پیارے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءِ الزَّکَاةِ والْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ.

ترجمہ: اسلام کی عمارت پانچ ستونوں پر رکھی گئی ہے، ایک تو اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، دوسرے نماز قائم کرنا، تیسرے زکاۃ دینا، چوتھے حج کرنا، پانچویں رمضان کا روزہ رکھنا (بخاری)

اسلام کے یہ پانچ ستون، اسلام کے پانچ ارکان کہلاتے ہیں۔ [1]

اس سے پتہ چلا کہ اسلام یا مسلمان کے لئے ایک تو یہ بات ضروری ہے کہ پکے یقین کے ساتھ صرف اللہ کو عبادت کے قابل سمجھے، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول مانے۔

اور اسلام یا مسلمان کے لئے دوسری چیز نماز پڑھنا، تیسری چیز زکاۃ دینا، چوتھی چیز رمضان کے روزے رکھنا، اور پانچویں چیز حج کرنا ہے، اور ان چیزوں کے بغیر اسلام کی عمارت ادھوری اور بہت کمزور ہے۔

اور مسلمان کو ان سب چیزوں کی حقیقت اور ان کا طریقہ جاننا بھی ضروری ہے۔

---

[1] أركان الإسلام خمسة: جاء ت الآيات القرآنية الكريمة مجملة بالأوامر والأحكام فيما يخص هذه الأركان، وكذلك فى السنة النبوية أحاديث كثيرة (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۴، ص ۲۶۸ ۴، مادة، إسلام)

(1)

اللہ وحدہٗ کے معبود اور محمد کے رسول ہونے کی گواہی

اسلام کے بنیادی پانچ ارکان یا پانچ ستونوں میں سے پہلا اور شروع کا ستون، دل کے یقین کے ساتھ اللہ وحدہٗ لاشریک کے معبود ہونے کی گواہی دینا اور اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول بلکہ آخری رسول ہونے کی گواہی دینا ہے۔

اور عربی زبان میں ان دونوں باتوں کی گواہی دینے کو''کلمۂ شہادت'' کہا جاتا ہے۔

کلمۂ شہادت کے الفاظ یہ ہیں:

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ. وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُـهٗ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور بے شک محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

کلمۂ شہادت دل کے یقین کے ساتھ پڑھنے سے انسان مسلمان سمجھا جاتا ہے۔ [1]

---

[1] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " :إن الله عز وجل يستخلص رجلا من أمتى على رء وس الخلائق يوم القيامة، فينشر عليه تسعة وتسعين سجلا، كل سجل مد البصر، ثم يقول له: أتنكر من هذا شيئا؟ أظلمتک کتبتى الحافظون؟ قال :لا، يا رب، فيقول :ألک عذر، أو حسنة؟ فيبهت الرجل، فيقول :لا، يا رب، فيقول :بلى، إن لک عندنا حسنة واحدة، لا ظلم اليوم عليک، فتخرج له بطاقة، فيها :أشهد أن لا إله إلا الله، وأن محمدا عبده ورسوله ، فيقول :أحضروه، فيقول :يا رب، ما هذه البطاقة مع هذه السجلات؟ فيقال :إنک لا تظلم "، قال " :فتوضع السجلات فى كفة "، قال " :فطاشت السجلات، وثقلت البطاقة (مسند احمد، رقم الحديث ٦٩٩٤)

قال شعيب الارنؤوط:إسناده قوى(حاشية مسند احمد)

عن يوسف بن عبد الله بن سلام عن أبيه قال :بينما نحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سمع القوم وهم يقولون :أى الأعمال أفضل يا رسول الله؟ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إيمان بالله ورسوله، وجهاد فى سبيله، وحج مبرور "ثم سمع نداء فى الوادى يقول :أشهد أن لا إله إلا الله، وأن محمدا رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "وأنا أشهد، وأشهد لا يشهد بها أحد إلا برىء من الشرک(ابن حبان، رقم الحديث ٤٥٩٥)

قال شعيب الارنؤوط:إسناده قوى على شرط مسلم (حاشية ابنِ حبان)

Idara Ghufran

اسی کلمہ کی ہر دن اور رات دنیا بھر میں پانچ مرتبہ نماز کے لئے دی جانے والی اذان اور اقامت کے اندران الفاظ میں دو مرتبہ گواہی دی جاتی اور اعلان کیا جاتا ہے کہ:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ . اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰهِ . اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد، اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد، اللہ کے رسول ہیں۔

اور جو انسان بھی اس کلمہ کی دل کے یقین سے گواہی دیتا ہے، اور اسی سوچ کے ساتھ فوت ہوتا ہے، تو اس کے فوت ہونے کے بعد قبر میں جب فرشتے اس سے سوال، جواب کرنے کے لئے آتے ہیں، تو وہ یہی کلمہ پڑھ کر اپنے مسلمان ہونے کی گواہی دیتا ہے، جس کی وجہ سے اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے، اور اس کو قبر میں عیش و آرام کی زندگی دی جاتی ہے۔ [1]

اس لئے یہ کلمہ ہر انسان کے لئے بہت ضروری ہے، جو دنیا کے ساتھ ساتھ مرنے کے بعد بھی کام آتا ہے، اور مرنے کے بعد کی زندگی کو بھی کامیاب بناتا ہے۔

کلمۂ شہادت میں دو باتوں کی گواہی دی جاتی ہے، ایک تو اس بات کی گواہی دی جاتی ہے کہ

---

[1] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " :أيها الناس إن هذه الأمة تبتلى فى قبورها، فإذا الإنسان دفن فتفرق عنه أصحابه، جاء ه ملک فى يده مطراق فأقعده، قال :ما تقول فى هذا الرجل؟ فإن كان مؤمنا قال :أشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله، فيقول :صدقت ثم يفتح له باب إلى النار، فيقول :هذا كان منزلک لو كفرت بربک، فأما إذ آمنت فهذا منزلک، فيفتح له باب إلى الجنة، فيريد أن ينهض إليه فيقول له :اسكن ويفسح له فى قبره، وإن كان كافرا أو منافقا يقول له: ما تقول فى هذا الرجل؟ فيقول :لا أدرى سمعت الناس يقولون شيئا، فيقول :لا دريت، ولا تليت، ولا اهتديت،ثم يفتح له باب إلى الجنة فيقول :هذا منزلک لو آمنت بربک، فأما إذ كفرت به فإن الله عز وجل أبدلک به هذا، ويفتح له باب إلى النار، ثم يقمعه قمعة بالمطراق يسمعها خلق الله كلهم غير الثقلين "فقال بعض القوم :يا رسول الله، ما أحد يقوم عليه ملک فى يده مطراق إلا هيل عند ذلک، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم " :يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت (مسند احمد، رقم الحديث ١١٠٠٠)

قال شعيب الارنؤوط:حديث صحيح(حاشية مسند احمد)

اللہ کے علاوہ کوئی معبود یعنی عبادت کے لائق نہیں، اس لئے عبادت صرف اللہ کی کرنی چاہئے، اور مخلوق میں سے کوئی چیز بھی اللہ کی ذات اور اس کی صفات کے برابر نہیں۔

اس گواہی میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور اللہ تعالیٰ کی سب صفات کی گواہی دینا آ جاتا ہے۔

اور کلمۂ شہادت میں دوسری اس بات کی گواہی دی جاتی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کی عبادت کرنے والے بندے اور اس کے رسول ہیں، یعنی اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا بندہ اور آخری رسول بنا کر بھیجا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنات کو اپنی باتوں کا حکم اور پیغام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے پہنچایا ہے۔

اس گواہی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بتلائی ہوئی سب باتوں کی گواہی دینا آ جاتا ہے، چاہے وہ باتیں قرآن مجید میں آئی ہوں، یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں بتلائی ہوں۔ [۱]

کلمۂ شہادت، اسلام کا سب سے بڑا رکن اور سب سے بڑا ستون ہے، اس کے بغیر نہ تو انسان، مسلمان کہلاتا اور نہ ہی اس کے بغیر اسلام کے دوسرے ارکان یعنی نماز، روزہ، زکاۃ اور حج کا کرنا صحیح ہوتا۔ [۲]

---

[۱] (أشهد أن لا إله إلا الله وحده) أى :منفردا بوحدانيته لا شريك له فى ذاته وصفاته زيادة تأكيد (وأن محمدا عبده) قدمه إظهارا للعبودية وتواضعا لحضرة الربوبية (ورسوله) أظهره تحدثا بالنعمة، وفيهما إشارة إلى الرد على النصارى واليهود، والإضافة فيهما للاختصاص، والمراد بهما الفرد الكامل الموصوف بهما(مرقاة المفاتيح، كتاب الصلاة،باب فضل الأذان وإجابة المؤذن)

[۲] الركن الأول :شهادة أن لا إله إلا الله، وأن محمدا رسول الله :هذه الشهادة من أول ما يدخل به المرء فى الإسلام، فكانت أول واجب على المكلف يتحتم عليه أداؤه تصديقا واعتقادا ونطقا.وأئمة السلف كلهم متفقون على أن أول ما يؤمر به العبد الشهادتان وقد كانت رسالات كل الرسل تدعو إلى التوحيد الذى تضمنته هذه الكلمة، والإقرار بالألوهية والربوبية لله سبحانه وتعالى .وقد جاء فى القرآن الكريم :(وما أرسلنا من قبلك من رسول إلا نوحى إليه أنه لا إله إلا أنا فاعبدون) فكانت هذه الكلمة أول ما يدخل به المرء فى الإسلام، وإذا كانت آخر ما يخرج به المسلم من الدنيا دخل بها الجنة، كما قال صلى الله عليه وسلم :من كان آخر كلامه لا إله إلا الله دخل الجنة .والإيمان أيضا برسالة محمد صلى الله عليه وسلم هو إيمان بجميع ما جاء به من عند الله وما تتضمنه رسالته، وإيمان بجميع الرسل، وتصديق برسالاتهم.

والجمع بين هذين الأصلين فى هذا الركن الركين الذى يسبق كل الأركان تتحقق به باقى الأركان(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۴،ص ۲۶۹،مادة ”إسلام“)

www.idaraghufran.org

(2)

نماز ادا کرنا

اسلام کا دوسرا رکن اور ستون، نماز ادا کرنا ہے۔

ہر مسلمان مرد اور عورت کو دن رات میں پانچ وقت کی نمازیں پڑھنا ضروری اور فرض ہے، اور ان میں سے کسی بھی نماز کو چھوڑنے سے سخت گناہ ہوتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ بہت ناراض ہوتے ہیں، اور مرنے کے بعد جہنم کی آگ میں جلنا پڑتا ہے۔ [1]

مسئلہ نمبر 1...... پانچ وقت کی ضروری اور فرض نمازوں کے نام یہ ہیں:

(نمبر ایک) فجر کی نماز: جو صبح سویرے سورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔

(نمبر دو) ظہر کی نماز: جو دوپہر کو سورج ڈھلنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

(نمبر تین) عصر کی نماز: جو شام کو سورج ڈوبنے سے کچھ پہلے پڑھی جاتی ہے۔

(نمبر چار) مغرب کی نماز: جو شام کو سورج ڈوبنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

(نمبر پانچ) عشاء کی نماز: جو شام کو اندھیرا ہونے کے بعد سونے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔

یہ پانچوں ضروری نمازیں فرض نمازیں کہلاتی ہیں۔

مسئلہ نمبر 2...... فجر کی نماز میں دو رکعتیں پڑھی جاتی ہیں، اور ظہر کی نماز میں چار رکعتیں

---

[1] الركن الثانی :إقام الصلاة.

الصلاة لغة بمعنى الدعاء ، وقد أضاف الشرع إلى الدعاء ما شاء من أقوال وأفعال وسمى مجموع ذلک الصلاة، أو هی منقولة من الصلة التی تربط بين شيئين، فهی بذلک صلة بين العبد وربه، وفرضت ليلة الإسراء بمكة قبل الهجرة بسنة.

ووجوب الصلوات الخمس من المعلوم من الدين بالضرورة بالكتاب والسنة والإجماع.

فمن جحدها كلها أو بعضها فهو كافر مرتد .أما من أقر بوجوبها وامتنع من أدائها، فقيل :فاسق يقتل حدا إن تمادى على الامتناع، وقيل:من تركها متعمدا أو مفرطا فهو كافر يقتل كفرا(الموسوعة الفقهية الكويتية ،ج۴ص ۲۶۹، مادة "اسلام")

پڑھی جاتی ہیں، اور عصر کی نماز میں بھی چار رکعتیں پڑھی جاتی ہیں، اور مغرب کی نماز میں تین رکعتیں پڑھی جاتی ہیں، اور عشاء کی نماز میں چار رکعتیں پڑھی جاتی ہیں۔

اور ایک رکعت قیام یعنی کھڑے ہونے اور رکوع اور دو سجدے کرنے سے پوری ہوتی ہے۔

مسئلہ نمبر 3...... اگر کوئی سفر میں ہو، تو ظہر اور عصر اور عشاء کی نمازوں میں چار کے بجائے، دو رکعتیں پڑھی جاتی ہیں، اور فجر کی دو اور مغرب کی تین رکعتیں ہی پڑھی جاتی ہیں۔

مسئلہ نمبر 4...... اگر فرض نماز کو وقت پر نہ پڑھ سکیں، اور وقت ختم ہوجائے، اور دوسری نماز کا وقت آجائے، تو گناہ ہوتا ہے، اور پھر بھی اس نماز کو پڑھنا ذمہ میں ضروری رہتا ہے۔

مسئلہ نمبر 5...... فرض نمازوں کے علاوہ کچھ اور نمازیں بھی ہیں، جن کا درجہ اور نمبر فرض نمازوں سے کم ہے، لیکن ان کو پڑھنا بھی بہت ثواب اور فائدے کی بات ہے، اور ایسی نمازوں کو سنت اور نفل نمازیں کہا جاتا ہے، اور ان کو آگے بتایا جائے گا۔

مسئلہ نمبر 6...... جب تک کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی طاقت ہو، اس وقت تک فرض نماز کھڑے ہوکر پڑھنا ضروری ہے، کسی کو کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو، یا بیماری، یا بڑھاپے وغیرہ کی وجہ سے کھڑے ہونے میں سخت تکلیف ہوتی ہو، تو فرض نماز بیٹھ کر بھی پڑھی جاسکتی ہے، اور سنت اور نفل نمازوں کو بغیر مجبوری کے بھی بیٹھ کر پڑھا جاسکتا ہے، مگر سنت اور نفل نمازوں کو بغیر مجبوری کے بیٹھ کر پڑھنے سے ثواب اور فائدہ کم ملتا ہے۔

مسئلہ نمبر 7...... فرض اور دوسری سب نمازوں میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا، رکوع کرنا، سجدہ کرنا اور بیٹھنا اور آخر میں سلام پھیرنا ضروری ہوتا ہے۔

مسئلہ نمبر 8...... نماز پڑھنے کے لئے کچھ اور چیزوں کا ہونا بھی ضروری ہے، اور ان چیزوں میں سے ایک چیز جسم اور کپڑوں کا پاک ہونا ہے، اور جسم پاک ہونے کے لئے وضو کرنا اور غسل کرنے کی ضرورت ہو، تو غسل کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔

آگے وضو، غسل اور اس کے بعد نماز پڑھنے کے مختصر طریقے اور مسئلے بتلائے جاتے ہیں۔

وضو اور اُس کا مختصر طریقہ

نماز پڑھنے کے لئے وضو کرنا ضروری ہے، اور وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی، چاہے وہ نماز فرض ہو، یا وہ نماز سنت ہو، یا وہ نماز نفل ہو۔

مسئلہ نمبر 1...... وضو میں ایک چیز تو یہ ضروری ہے کہ پاک پانی سے اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے، اور دوسری چیز یہ ضروری ہے کہ اپنے پورے چہرے کو دھوئے، اور تیسری چیز یہ ضروری ہے کہ ہاتھ بھگو کر سر پر پھیرے، جس کو مسح کہا جاتا ہے، اور چوتھی چیز یہ ضروری ہے کہ اپنے پیروں کو ٹخنوں تک دھوئے۔

یہ چاروں چیزیں جب پوری کر لی جائیں، تو وضو ہو جاتا ہے، اور یہ چاروں چیزیں وضو کے فرائض کہلاتی ہیں۔

مسئلہ نمبر 2...... وضو کرنے میں یہ بات ضروری ہے کہ اپنے پورے چہرہ کو ایک کان سے دوسرے کان تک اور سر کے اگلے حصہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک دھوئے، اور کوئی جگہ خشک نہ رہے، اسی طرح اپنے ہاتھوں کو بھی کہنیوں تک دھوئے، اور انگلیوں کے درمیان کی یا کوئی دوسری جگہ خشک نہ رہے، اور اسی طرح اپنے پیروں کو بھی ٹخنوں تک دھوئے، اور انگلیوں کے درمیان کی یا پیروں کے نیچے اور اوپر کی کوئی جگہ خشک نہ رہے۔

مسئلہ نمبر 3...... وضو کرنے کا سنت اور اچھا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ''بِسْمِ اللّٰہ'' پڑھ کر دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئیں، اس کے بعد تین مرتبہ کلی کریں، اور مسواک کریں، اگر مسواک نہ ہو تو دانتوں پر انگلی پھیریں، پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالیں اور ناک صاف کریں، پھر سر کے اگلے حصہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونوں کانوں کے درمیان چہرہ کے پورے حصہ کو تین مرتبہ دھوئیں، چہرہ دھوتے وقت پانی اس طرح ڈالیں کہ چھینٹیں نہ اڑیں، پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئیں، اس کے بعد ہاتھوں کو پانی سے بھگو کر

دونوں ہاتھوں کو سر اور کانوں پر پھیریں، جس کو سر کا مسح کہا جاتا ہے، اور دونوں ہاتھوں کے پیچھے والے حصہ کو گردن پر بھی پھیر لیں تو اچھا ہے، پھر ٹخنوں سمیت تین مرتبہ پہلے دایاں پاؤں اور پھر تین مرتبہ بایاں پاؤں دھوئیں، اور وضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھیں۔

مسئلہ نمبر 4...... اگر کسی نے وضو کر کے چمڑے، یا لیدر وغیرہ کی موٹی جرابیں پہن لی ہوں، تو وضو ٹوٹنے کے بعد دوبارہ وضو کرتے وقت پیر دھونے کی ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ ہاتھ بھگو کر ان پر پھیرنے یعنی مسح کرتے رہنے کی اجازت ہوتی ہے، مگر جب وضو کر کے یہ جرابیں پہننے کے بعد پہلی مرتبہ وضو ٹوٹنے کے وقت سے لے کر چوبیس گھنٹے گزر جائیں، تو پھر مسح نہیں کر سکتے، بلکہ پیروں کو دھونا ضروری ہو جاتا ہے، ہاں اگر سفر میں ہوں، تو تین دن اور تین رات کے برابر (یعنی ۷۲ گھنٹوں) تک مسح کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔

مسئلہ نمبر 5...... اگر کسی جگہ زخم وغیرہ کی وجہ سے پٹی بندھی ہوئی ہو، تو وضو کرتے وقت اس پٹی کو اتارنا ضروری نہیں ہوتا، بلکہ ہاتھ بھگو کر اس پٹی کے اوپر پھیرنا کافی ہو جاتا ہے۔

اور اگر زخم پر پٹی وغیرہ تو بندھی ہوئی نہ ہو، لیکن اس جگہ پانی لگنے سے نقصان اور تکلیف ہوتی ہو تو بھی ہاتھ بھگو کر اوپر سے پھیرنا کافی ہو جاتا ہے، اور اگر بھیگا ہوا ہاتھ پھیرنے سے بھی نقصان اور تکلیف ہوتی ہو، تو اس جگہ کو ویسے ہی چھوڑ کر باقی جگہ کو دھونا کافی ہو جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر 6...... پیشاب، پاخانہ کرنے اور پیچھے سے ہوا نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اور نیند کرنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے، اور بہت سے علماء کے نزدیک خون نکلنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے، اور پھر نماز پڑھنے کے لئے وضو کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

مسئلہ نمبر 7...... جب ایک مرتبہ وضو کر لیا جائے، تو جب تک وضو نہ ٹوٹے، اس وقت تک اس وضو سے جتنی چاہیں نمازیں پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ نمبر 8...... وضو کرتے وقت پانی احتیاط سے جتنی ضرورت ہو، صرف اتنا پانی خرچ کرنا چاہئے، بہت زیادہ پانی بہانا اور ضائع کرنا گناہ کی اور بُری بات ہے۔

غسل اور اُس کا مختصر طریقہ

اگر کسی کو غسل کرنے یعنی نہانے کی ضرورت ہو، تو نماز پڑھنے کے لئے اس طرح غسل کرنا یعنی نہانا ضروری ہوتا ہے کہ جسم کی کوئی جگہ خشک نہ رہے۔

مسئلہ نمبر 1...... غسل کرنے کا سنت اور اچھا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین مرتبہ دھوئیں، اس کے بعد اپنی دونوں شرمگاہوں والے حصے کو دھوئیں اگرچہ وہاں کوئی ناپاک چیز نہ لگی ہو، اس کے بعد اگر جسم پر کہیں ناپاک چیز لگی ہو، تو اس کو دھوئیں، اور اس کے بعد سنت طریقہ پر وضو کریں (لیکن اگر اُس نہانے والی جگہ پر نیچے جہاں پاؤں ہیں، پانی جمع ہے تو پیروں کو غسل کرنے کے بعد اُس جگہ سے ہٹ کر دھوئیں) اس کے بعد سر پر پانی ڈالیں، پھر جسم کے دائیں حصے پر اور اس کے بعد بائیں حصے پر پانی ڈالیں، اور اس کام کو تین مرتبہ کریں، تاکہ تین مرتبہ پورے جسم پر پانی بہہ جائے۔

مسئلہ نمبر 2...... اگر کوئی سنت طریقہ پر غسل نہ کرے، بلکہ جس طرح بھی پورے جسم پر پانی بہالے، اور کلی کرلے اور ناک میں پانی بھی ڈال لے، تو غسل پھر بھی ہوجاتا ہے، اور اس سے نماز پڑھنا بھی صحیح ہوجاتا ہے، کیونکہ یہ تینوں چیزیں غسل میں ضروری اور فرض کہلاتی ہیں، مگر اس میں سنت والا غسل کرنے کا ثواب اور فائدہ نہیں ملتا۔

مسئلہ نمبر 3...... اگر کوئی لڑکا یا لڑکی جوان اور بالغ ہوجائے، اور اس کو سوتے یا جاگتے ہوئے شہوت پیدا ہونے سے پیشاب والی جگہ سے لیس دار پانی نکل آئے، جسے منی کہا جاتا ہے، تو نماز پڑھنے کے لئے غسل کرنا ضروری ہوجاتا ہے۔

مسئلہ نمبر 4...... غسل جس پانی سے کیا جائے، وہ پانی پاک ہونا چاہیے۔

مسئلہ نمبر 5...... غسل کرتے وقت کسی کے سامنے ننگا ہونا بُری اور گناہ کی بات ہے، لیکن ننگا ہوکر نہانے سے بھی غسل ہوجاتا ہے۔

تیمّم اور اُس کا مختصر طریقہ

جب کسی کو وضو یا غسل کرنے کی ضرورت ہو، مگر وہ بیمار ہو، جس کی وجہ سے اس کو وضو یا غسل کرنے سے نقصان ہوتا ہو، یا کسی کو سفر وغیرہ میں ہونے کی وجہ سے وضو یا غسل کرنے کے لئے پانی نہ ملے، تو ایسی مجبوری میں وضو یا غسل کی جگہ تیمّم کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔

مسئلہ نمبر 1...... تیمّم کے لئے ایک چیز تو یہ ضروری ہے کہ دل میں تیمّم کی نیت کرے، یعنی یہ نیت کرے کہ وہ وضو یا غسل کی ضرورت پوری کرنے کے لئے تیمّم کرتا ہے۔

اور دوسری چیز تیمّم کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایک مرتبہ مٹی یا پتھر پر ہاتھ رکھ کر منہ پر پھیرے۔

اور تیسری چیز تیمّم کے لئے یہ ضروری ہے کہ دوسری مرتبہ مٹی یا پتھر پر ہاتھ رکھ کر، اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر کہنیوں تک پھیرے۔

مسئلہ نمبر 2...... تیمّم کا سنت اور اچھا طریقہ یہ ہے کہ پہلے وضو یا غسل جس کی بھی ضرورت ہو، اس کے تیمّم کی دل میں نیت اور ارادہ کرے، اس کے بعد پاک مٹی یا پتھر پر ایک مرتبہ دونوں ہاتھ رکھے، اور اپنے پورے چہرے پر پھیر لے، اور اس کے بعد دوسری مرتبہ پھر پاک مٹی یا پتھر پر ہاتھ رکھے، اور اپنے ہاتھوں کو انگلیوں سے کہنیوں تک پھیر لے، بس تیمّم ہو گیا۔

مسئلہ نمبر 3...... تیمّم پاک مٹی یا پاک پتھر یا اینٹ وغیرہ سے کیا جاتا ہے، اور اگر مٹی، پتھر کے علاوہ کسی اور چیز مثلاً لکڑی پر گرد وغبار جما ہوا ہو، تو اس پر ہاتھ پھیر کر بھی تیمّم کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر 4...... مجبوری میں تیمّم کر کے نماز پڑھنے سے پورا ثواب ملتا ہے۔

مسئلہ نمبر 5...... جب کوئی وضو توڑنے والی چیز پائی جائے، تو اس سے تیمّم ٹوٹ جاتا ہے، اور اگر وہ بیماری دور ہو جائے، جس کی وجہ سے تیمّم کیا تھا، تو بھی تیمّم ٹوٹ جاتا ہے، اور اگر وضو یا غسل کے لئے پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمّم کیا تھا، اور وضو یا غسل کے لئے پانی مل جائے، تو بھی تیمّم ٹوٹ جاتا ہے۔

نماز اور اُس کا مختصر طریقہ

سب سے پہلے جس وقت کی نماز پڑھنی ہو، اُس کی دل میں نیت کرلیں، زبان سے کچھ کہنا ضروری نہیں، اور باوضو، پاک جگہ پر قبلہ کی طرف رُخ کر کے اور گردن سیدھی رکھ کر کھڑے ہو جائیں، اور نظر سجدہ کی جگہ پر رکھیں۔

اور دونوں پاؤں کے درمیان چار انگلیوں یا ایک بالشت کے برابر فاصلہ رکھیں، اور اگر عورتیں دونوں پاؤں ملالیں تو اچھا ہے، اور پیروں کو قبلہ کی طرف بالکل اس طرح سیدھا رکھیں کہ آگے پیچھے سے فاصلہ برابر ہو۔

اور نماز شروع کرنے کے لئے دونوں ہاتھ کانوں تک اور عورتیں کندھوں تک اس طرح اٹھائیں کہ انگلیاں سیدھی اور دونوں ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں، اور انگوٹھے کانوں کی سیدھ میں اور عورتوں کے انگوٹھے کندھوں تک پہنچ جائیں، پھر تکبیرِ تحریمہ یعنی **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہتے ہوئے ہاتھوں کو ناف کے قریب اور عورتیں سینہ کے اوپر اس طرح رکھ لیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر ہو، اور مرد حضرات دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں کلائی کی پشت پر رکھ کر انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے حلقہ بنا کر بائیں کلائی کو پکڑ لیں، باقی تین انگلیوں کو کلائی پر سیدھا رکھیں، اور نظر سجدہ کی جگہ پر رکھیں، اور آہستہ آواز سے ثناء یعنی **سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ** پڑھیں۔ پھر **اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ** اور اس کے بعد **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** پڑھیں۔

اور اس کے بعد پوری سورہ فاتحہ پڑھیں، اور پھر آمین کہیں۔

اور پھر **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** پڑھ کر کوئی سورت یا قرآن مجید کی کچھ آیتیں پڑھیں۔

اور پھر تکبیر یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے رکوع میں جائیں، جس وقت رکوع کرنے کے لئے جھکیں اس وقت تکبیر کہنا شروع کر دیں اور رکوع میں پہنچ کر یہ تکبیر ختم کر دیں۔

رکوع میں مرد حضرات ہاتھوں کی انگلیوں کو کھول کر ان سے گھٹنوں کو پکڑ لیں، کمر کو ایسا سیدھا کر لیں کہ اگر اس پر پانی کا پیالہ رکھ دیا جائے تو ٹھیک رکھا رہے، سر کو کمر کی سیدھ میں رکھیں، نہ اونچا کریں نہ نیچا کریں، ہاتھ پسلیوں سے علیحدہ رکھیں، اور پنڈلیاں سیدھی رکھیں، اور دونوں پاؤں پر برابر وزن رکھیں۔

عورتوں کے لئے بہتر یہ ہے کہ رکوع میں تھوڑا ہی جھکیں کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، عورتیں گھٹنوں کو ذرا آگے کو جھکا لیں اور عورتیں اپنی کہنیاں بھی پسلیوں سے ملا کر رکھیں، اور ہاتھوں کی انگلیوں کو بھی ملا کر رکھیں، اور عورتیں دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے سے ملا کر رکھیں، تو بہتر ہے، اور مرد اور عورت سب نظر پاؤں کی طرف رکھیں۔

اور رکوع میں مرد اور عورت سب تین یا پانچ یا سات مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھیں۔

پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتے ہوئے رکوع سے سر اُٹھائیں اور اطمینان کے ساتھ سیدھے کھڑے ہو جائیں کہ جسم بالکل سیدھا ہو جائے، اور اس وقت نظر سجدے کی جگہ رکھیں، تو بہتر ہے، اور کھڑے ہی کھڑے رَبَّنَالَکَ الْحَمْدُ کہیں، اور یہ دعاء پڑھیں، تو زیادہ اچھا ہے: رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ۔

رکوع سے سر اٹھا کر جلد بازی کے ساتھ سجدے میں جانے سے پرہیز کریں۔

پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے سجدے میں جائیں، یہ تکبیر سجدہ میں پہنچ کر ختم کریں۔

سجدہ میں جاتے ہوئے زمین پر پہلے دونوں گھٹنے، پھر دونوں ہاتھ، پھر ناک، اور پھر ماتھا رکھیں، چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان اور انگوٹھے کانوں کے ساتھ رہیں، اور ہاتھوں کی اُنگلیاں قبلے کی طرف سیدھی رکھیں اور پاؤں کی انگلیوں کو زمین پر موڑ کر جتنا ہو سکے، اُن کے سِروں کا رُخ بھی قبلے کی طرف رکھیں، اور اپنے ہاتھوں کو زمین سے اٹھا کر اور پسلیوں سے

کچھ الگ رکھیں، اور پیٹ بھی زمین اور رانوں سے الگ رکھیں، اور سجدہ میں پاؤں زمین سے اوپر نہ اُٹھائیں۔

اور عورتوں کے لئے بہتر یہ ہے کہ چھاتی آگے کو جھکا کر سجدے میں جائیں، اور وہ پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھیں، گھٹنوں کے بعد پہلے ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک، پھر ماتھا رکھیں، اور سجدے میں عورتوں کو بہتر یہ ہے کہ خوب سمٹ کر اس طرح سجدہ کریں کہ پیٹ رانوں سے مل جائے، ہاتھ بھی سینہ اور زمین سے ملا کر رکھیں، اور پاؤں کو مَردوں کی طرح کھڑا کرنے کے بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر اور پاؤں کی انگلیوں کا رخ جہاں تک ہو سکے، قبلہ کی طرف کر کے انہیں زمین پر بچھا دیں، ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ کی طرف سیدھی رکھیں۔

پھر سجدے میں تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی** پڑھیں۔

پھر زمین سے پہلے ماتھا، پھر ناک، پھر ہاتھ اٹھا کر **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہتے ہوئے سجدہ سے اٹھ جائیں اور سیدھے اطمینان سے بیٹھ جائیں، اور پھر بیٹھ کر یہ دعاء پڑھیں: **رَبِّ اغْفِرْ لِیْ**۔

ایک سجدے سے پوری طرح اٹھے اور بیٹھے بغیر جلد بازی کے ساتھ دوسرا سجدہ کرنے سے پرہیز کریں۔

سجدہ سے اُٹھ کر مرد حضرات بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں، اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں، دونوں پاؤں کی انگلیوں کے سِرے جتنا ہو سکے قبلہ کی طرف رکھیں، اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر رانوں پر رکھیں۔

اور عورتوں کے لئے بہتر یہ ہے کہ دونوں پاؤں دائیں طرف نکلے ہوئے ہونے کی حالت میں بائیں سرین پر اچھی طرح بیٹھ جائیں، پیر کی دائیں پنڈلی کو بائیں پنڈلی پر رکھیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لیں اور عورتیں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں ملا کر رکھیں، تو اچھا ہے۔

اور مرد اور عورت سب کے سب بیٹھنے کے وقت نظر کو اپنی گود کی طرف رکھیں۔

پھر دوسری مرتبہ **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہہ کر دوسرے سجدے میں جائیں اور پہلے سجدے کی طرح

سب کام کریں۔

پھر دوسرے سجدے سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے اٹھیں، اور کھڑے ہونے پر تکبیر ختم کردیں، اٹھتے وقت پہلے ماتھا، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے اٹھائیں، پھر سیدھے کھڑے ہوجائیں، اور بہتر یہ ہے کہ زمین پر ہاتھ ٹیک کر نہ اُٹھیں، بلکہ اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اُٹھیں۔

اگر جسم بھاری ہو یا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے بغیر سہارے کے اُٹھنا مشکل ہو، تو زمین سے سہارا لے کر کھڑے ہونے میں بھی حرج نہیں۔

اب ایک رکعت مکمل ہوگئی۔

پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوکر ہاتھ باندھ لیں، اور پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھیں اور اس کے بعد پوری سورہ فاتحہ پڑھ کر آمین کہیں اور پھر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر کوئی سورت یا قرآن مجید کی کچھ آیتیں پڑھیں۔

اور پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر رکوع میں جائیں اور دوسرے سجدے تک وہ سب کام کریں جو پہلی رکعت میں کیے تھے۔

جب دوسری رکعت کا دوسرا سجدہ کرکے اٹھیں، تو بیٹھ کر تَشَھُّد یعنی پوری التحیات پڑھیں، بیٹھنے کا طریقہ وہی ہے، جو اوپر دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا گزرا۔

اور جب التحیات پڑھتے ہوئے لَا اِلٰـہَ پر پہنچیں تو داہنے ہاتھ کی درمیان والی بڑی اُنگلی اور انگوٹھے کے سروں کو ملا کر گول حلقہ بنائیں؛ کنارہ والی چھوٹی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کو بند کرلیں اور انگوٹھے کے ساتھ والی یعنی شہادت کی اُنگلی کو اوپر اُٹھا کر قبلہ کی طرف اشارہ کریں اور اِلَّا اللّٰہُ کہتے وقت اُس انگلی کو جھکا دیں، اور پھر اس انگلی کو اسی طرح رہنے دیں۔

اگر دو رکعت ہی پڑھنی ہوں تو پوری التحیات پڑھنے کے بعد ''درود شریف پڑھیں، اور پھر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ والی دعاء آخر تک یا اور کوئی دُعاء جو قرآن وحدیث میں آئی

ہو، پڑھیں (التحیات اور درود شریف اور دوسری دعائیں آگے آتی ہیں)

پھر نماز ختم کرنے کی نیت سے اپنی چہرے کو دائیں طرف پھیرتے ہوئے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ کہیں، پھر یہی الفاظ کہتے ہوئے بائیں طرف سلام پھیریں اور دونوں طرف سلام پھیرتے وقت فرشتوں کو سلام کرنے کی بھی نیت کریں، اور سلام پھیرتے وقت نظر کو کندھے کی طرف رکھیں۔

اور اگر تین یا چار رکعتیں پڑھنا ہوں تو پوری التحیات پڑھنے کے بعد اور کچھ نہ پڑھیں بلکہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوں اور ایک یا دو رکعتیں جتنی پڑھنا چاہیں، اُسی طرح پڑھ لیں جس طرح پہلی دو رکعتیں پڑھی تھیں۔

فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھنے کی ضرورت نہیں، اور نماز کے بعد ہو سکے تو دعاء کریں، اور نماز کے بعد یہ دعاء پڑھ لیں تو اچھا ہے:

أَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ. أَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ. أَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ . اَللّٰھُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ، تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ

اور پھر نماز کے بعد جو سنتیں ہیں اُن کو پڑھیں۔

مسئلہ نمبر 1...... ایک سے زیادہ رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد جونسی سورتیں یا آیتیں پڑھنی ہوں، وہ جس ترتیب سے قرآن میں لکھی ہوئی ہیں، ہر رکعت میں اسی ترتیب سے پڑھیں، الٹی نہ پڑھیں، ہاں سب رکعتوں میں لگاتار سورتیں یا آیتیں پڑھنا ضروری نہیں۔

مسئلہ نمبر 2...... نماز پڑھتے وقت مرد حضرات کو اپنی شلوار وغیرہ ٹخنوں سے اوپر رکھنی چاہئے، عورتوں کو کسی موٹی اور بڑی چادر یا دوپٹہ سے اپنے سارے جسم، سر، سینہ، ہاتھ، پنڈلیوں، مونڈھے اور گردن وغیرہ کو اچھی طرح چھپا لینا چاہئے، ہاں اگر چہرہ، یا ٹخنوں تک پاؤں، یا گٹوں تک ہاتھ کھلے رہیں تو نماز ہو جاتی ہے۔

مسئلہ نمبر 3...... اگر کسی امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں، تو نیت باندھ کر صرف ثنا یعنی

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ آخر تک پڑھ کر خاموش ہو جائیں اور امام کی تلاوت کو دھیان لگا کر سُنیں، اگر امام اونچی آواز سے نہ پڑھ رہا ہو تو دل ہی دل میں سورہ فاتحہ کا دھیان کئے رکھیں۔

مسئلہ نمبر 4...... نماز میں بلاوجہ جسم کے کسی حصہ کو ہلانے جُلانے سے پرہیز کریں، جتنے سکون کے ساتھ کھڑے ہوں اتنا ہی اچھا ہے، اگر خارش وغیرہ ہو، تو ایک ہاتھ سے خارش کریں اور وہ بھی ضرورت کے وقت اور کم سے کم۔

مسئلہ نمبر 5...... نماز میں دونوں پاؤں پر برابر زور دے کر کھڑے ہوں، اور اگر ایک پاؤں پر زور دیں، تو اس طرح زور دیں کہ دوسرے پاؤں میں خم اور جھول نہ آئے۔

مسئلہ نمبر 6...... نماز میں جمائی آنے لگے تو اس کو روکنے کی کوشش کریں۔

مسئلہ نمبر 7...... نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے سے پرہیز کریں۔

مسئلہ نمبر 8...... نماز کو توجہ اور دھیان لگا کر پڑھیں، خود سے نماز کے علاوہ کسی اور طرف دھیان نہ پہنچائیں، اور نماز میں جو کچھ پڑھ رہے ہوں، اپنے کانوں سے اس کو سنتے رہیں۔

مسئلہ نمبر 9...... نماز میں کچھ غلطیوں کی وجہ سے سجدہ سہو کی ضرورت پڑتی ہے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ جب نماز ختم کرنے والے ہوں، تو پوری التحیات پڑھ کر درود شریف وغیرہ پڑھنے سے پہلے صرف دائیں طرف سلام پھیر دیں، اور پھر ''اللہ اکبر'' کہہ کر سجدہ کریں اور سجدہ کی تسبیح پڑھیں، اور پھر ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے سجدہ سے اٹھیں، پھر دوسری مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کریں، پھر ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے دوسرے سجدہ سے اٹھ کر بیٹھ جائیں، اور پھر پوری التحیات، درود شریف اور دعائیں پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

مسئلہ نمبر 10...... اگر نماز میں کوئی ایسی آیت پڑھیں، جو سجدہ والی آیت کہلاتی ہے، تو اس کو پڑھنے کے بعد ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے سیدھے سجدہ میں چلے جائیں، اور پھر ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے سجدہ سے اٹھ کر کھڑے ہو جائیں، اور پھر آگے سے تلاوت کر کے باقی نماز پڑھیں، اس کو سجدۂ تلاوت کہا جاتا ہے۔

نماز یاد کریں

نماز اس طرح یاد کریں، عربی الفاظ کے بعد جو چیزیں اُردو میں لکھی گئی ہیں، وہ یاد کرنے کے لئے نہیں بلکہ سمجھنے کے لئے ہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ......نماز شروع کرنے کے لئے کھڑے ہو کر

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ......ثناء

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ......تعوذ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ......تسمیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ .اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ. اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ.اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ.صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ ......سورہ فاتحہ

آمِیْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ. لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ. وَلَآ اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ. وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ. وَلَآ اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَآ

اَعْبُدُ. لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ......سورہ کافرون

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ......رکوع میں جاتے وقت

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم ......رکوع میں

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم ...... //

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم...... //

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه ......رکوع سے اٹھتے وقت

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ ......رکوع سے اٹھ کر

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ......سجدہ میں جاتے وقت

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ......سجدہ میں

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ...... //

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ...... //

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ......سجدہ سے اٹھتے وقت

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ......سجدہ سے اٹھ کر

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ......سجدہ میں جاتے وقت

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى......سجدہ میں

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى...... //

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى...... //

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ......سجدہ سے اٹھتے وقت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ.اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ.صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ......سورہ فاتحہ

آمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. اَللّٰهُ الصَّمَدُ. لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ. وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ......سورہ اخلاص

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ......رکوع میں جاتے وقت

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْم......رکوع میں

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْم ...... //

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْم...... //

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه ......رکوع سے اٹھتے وقت

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ ......رکوع سے اٹھ کر

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ......سجدہ میں جاتے وقت

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی......سجدہ میں

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ...... //

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی...... //

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ......سجدہ سے اٹھتے وقت

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ......سجدہ سے اٹھ کر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ......سجدہ میں جاتے وقت

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی......سجدہ میں

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ...... //

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی...... //

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ......سجدہ سے اٹھتے وقت

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ . اَلسَّلَامُ عَلَیْنَاوَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ. اَشْهَدُاَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّااللّٰہُ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ......تشہد

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍوَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍکَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌمَّجِیْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍکَمَابَارَکْتَ عَلٰی

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ......درود شریف

اَللّٰهُمَّ إِنِّىْ أَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ. وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ. وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ......دعاء

اَللّٰهُمَّ إِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ ظُلْمًا كَثِيْرًا. وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ. فَاغْفِرْ لِىْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ. وَارْحَمْنِىْ إِنَّکَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ......دعاء

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار ......دعاء

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ......دائیں طرف سلام پھیرتے وقت

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ......بائیں طرف سلام پھیرتے وقت

یادرکھنے کی بات!

یہ بات یادرکھیں کہ اگر تین یا چار رکعتیں ایک ساتھ پڑھنی ہوں، تو دوسری رکعت پر پوری التحیات پڑھ کر کھڑے ہوجائیں، اورفرض نماز ہو، تو اس کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھ کر رکوع کریں، اور اگر سنت و نفل نماز ہو، تو دوسری اور تیسری رکعت میں بھی سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت یا قرآن مجید کی کچھ آیتیں پڑھ کر رکوع کریں، اور جب آخری رکعت کے دونوں سجدے کر کے بیٹھیں، تو پوری التحیات کے بعد درود شریف اور دوسری دعائیں جو اوپر بتلائی گئیں، پڑھ کر سلام پھیریں۔

نماز باجماعت اور اُس کا مختصر طریقہ

مرد حضرات کو پانچ وقت کی فرض نمازوں کو جماعت کے ساتھ پڑھنے کا حکم ہے۔

مسئلہ نمبر 1...... فرض نمازوں کو جماعت کے ساتھ عام طور پر مسجد کے اندر پڑھا جاتا ہے، اور کبھی ضرورت و مجبوری ہو، تو گھر میں یا دوسری جگہ بھی جماعت کے ساتھ یا بغیر جماعت کے پڑھا جاسکتا ہے، نماز پڑھانے والے کو امام کہا جاتا ہے، اور جو اس کے پیچھے نماز پڑھے، اس کو مقتدی کہا جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر 2...... مسجد میں فرض نماز کو جماعت سے پڑھنے کے لئے پہلے اذان دی جاتی ہے، اور اس کے بعد جب نماز کھڑی ہونے والی ہوتی ہے، اس وقت اقامت کہی جاتی ہے۔

مسئلہ نمبر 3...... اذان کا طریقہ یہ ہے کہ قبلہ کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہو جائیں، اور اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں میں انگوٹھے کے ساتھ والی انگلیاں رکھ کر یہ الفاظ اونچی آواز کے ساتھ، کھینچ کھینچ کر اور لمبا کر کے پڑھیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ .اَللّٰہُ اَکْبَرُ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ .اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰہِ .اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰہِ

حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ .حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ. حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ. لَااِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

اور اگر فجر کی اذان ہو، تو اس میں ’’حی علی الفلاح‘‘ کے بعد یہ الفاظ بھی کہیں:

اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ .اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

اذان دیتے وقت وہیں کھڑے کھڑے دونوں مرتبہ ’’حی علی الصلاۃ‘‘ کہتے ہوئے اپنے چہرے کو دائیں طرف پھیریں، اور ’’حی علی الفلاح‘‘ کہتے ہوئے اپنے چہرے کو بائیں طرف پھیریں۔

مسئلہ نمبر 4...... اقامت کا طریقہ یہ ہے کہ جب نماز کھڑی ہونے والی ہوجائے، تو کوئی مقتدی امام کے پیچھے صف میں کھڑے ہو کر یہ الفاظ پڑھے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ .اَللّٰہُ اَکْبَرُ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ .اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰہِ. اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰہِ

حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ .حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ. حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃُ .قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ. لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

مسئلہ نمبر 5...... جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے، اس کے دائیں کان میں بھی یہی اذان کہی جاتی ہے، اور بائیں کان میں یہی اقامت کہی جاتی ہے۔

مسئلہ نمبر 6......اذان دینے کے لئے وضو کرنا ضروری نہیں، ہاں اچھا ہے۔

مسئلہ نمبر 7......اذان، مرد یا سمجھ دار بچہ کو دینی چاہئے، عورت کو اذان نہیں دینی چاہئے۔

مسئلہ نمبر 8...... جماعت سے نماز پڑھنے کے لئے اذان اور اقامت کہنا ضروری اور فرض نہیں، ہاں ثواب کی بات ہے، اگر کبھی اذان اور اقامت کے بغیر جماعت سے نماز پڑھ لی جائے، تو نماز ہوجاتی ہے۔

مسئلہ نمبر 9...... جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب امام نماز شروع

کرنے کے لئے ''اللہ اکبر'' کہے، تو مقتدی بھی اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کردے، اور پھر ثناء پڑھ کر خاموشی سے کھڑا رہے، اور جب امام اونچی آواز سے سورہ فاتحہ پڑھ کر ختم کرے، تو یہ آہستہ آواز سے آمین کہے، پھر جس طریقہ سے امام نماز پڑھاتا رہے، اسی طریقہ سے یہ بھی امام کے ساتھ ساتھ وہی کام کرتا رہے، اور نماز میں جو چیزیں پڑھی جاتی ہیں، وہ سب پڑھتا رہے، جب امام رکوع سے اُٹھنے کے لئے ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ'' کہے، تو مقتدی ''رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ'' کہے، پھر جب امام سلام پھیرے، تو یہ بھی سلام پھیردے۔

مسئلہ نمبر 10 ...... جب تک امام نے نماز کا سلام نہ پھیرا ہو، اس وقت تک اس کے ساتھ آکر جماعت میں شریک ہوا جاسکتا ہے، اور جتنی رکعتیں رہ گئی ہیں، ان کو بعد میں پڑھنا چاہئے

مسئلہ نمبر 11 ...... اگر نماز شروع ہوچکی ہے، اور کوئی بعد میں آکر نماز میں شریک ہوا، تو اگر وہ امام کے پہلی رکعت کا رکوع کرنے سے پہلے یا رکوع میں شریک ہوسکتا ہو، تو وہ کھڑے ہوکر ''اللہ اکبر'' کہہ کر نماز میں شریک ہوجائے، اور امام کے ساتھ ہی اپنی نماز کو ختم کرلے۔

لیکن اگر امام کے پہلی رکعت کے رکوع سے اٹھنے کے بعد شریک ہوا، تو پھر اس کی ایک رکعت نکل جائے گی، اور یہ باقی نماز تو امام کے ساتھ پڑھے گا، لیکن امام کے ساتھ سلام نہیں پھیرے گا، اور کھڑے ہوکر اپنی چھوٹی ہوئی رکعت کو پڑھ کر سلام پھیرے گا۔

اور اگر اس کی ایک سے زیادہ رکعتیں رہ گئی ہوں، تو امام کا سلام پھیرنے کے بعد اپنی چُھوٹی ہوئی رکعتوں کو پڑھ کر سلام پھیرے گا۔

مسئلہ نمبر 12 ...... مرد حضرات کو فرض نمازیں مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے، لیکن عورتوں کو جماعت کے بغیر اپنے گھروں میں نماز پڑھنے کا زیادہ ثواب ہے۔

مسئلہ نمبر 13 ...... فرض نمازوں کے علاوہ مرد حضرات عید کی نماز اور تراویح کی نماز، اور استسقاء اور سورج گرہن کی نماز تو جماعت کے ساتھ پڑھتے ہیں، لیکن عام سنت اور نفل نمازوں کو بغیر جماعت کے پڑھنا ہی مناسب ہے، سنت و نفل نمازوں کا ذکر آگے آتا ہے۔

سفر وقصر کی نماز اور اُس کا مختصر طریقہ

جب کوئی سفر میں ہو، تو اس کو مسافر کہا جاتا ہے، اور مسافر کو سفر میں بھی نماز پڑھنا ضروری ہوتا ہے، لیکن مسافر کو فرض نماز کی چار رکعتوں کے بجائے دو رکعتیں پڑھنی ہوتی ہیں، اور اس طرح نماز پڑھنے کو ''نماز میں قصر کرنا'' کہا جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر 1...... جب کوئی 48 میل یعنی سوا ستتر (77-1/4) کلومیٹر یا اس سے بھی زیادہ دُور جانے کے لئے اپنے شہر یا گاؤں سے، جہاں وہ رہتا ہے، نکل جائے، تو وہ شریعت میں مسافر کہلاتا ہے، چاہے وہ ریل یا بس سے سفر کرے، یا جہاز سے سفر کرے، یا کسی اور چیز سے سفر کرے، اور اس سے کم فاصلہ پر جانے کے لئے نکلے، تو وہ شریعت میں مسافر نہیں کہلاتا۔

مسئلہ نمبر 2...... جب کوئی مسافر ہو جائے، تو وہ اس وقت تک مسافر رہتا ہے، جب تک وہ اپنے شہر یا گاؤں میں جہاں وہ رہتا سہتا ہے، لوٹ کر نہ آ جائے، اور وہ راستہ میں چلتے ہوئے بھی نماز میں قصر کرتا ہے، اور اگر کہیں کچھ وقت یا کچھ دنوں کے لئے ٹھہر جائے، تب بھی نماز میں قصر کرتا ہے، لیکن اگر وہ کسی جگہ پندرہ دن یا ان سے بھی زیادہ دنوں تک ٹھہرنے کا ارادہ کرے، تو پھر وہ مسافر نہیں رہتا، اور پوری نماز پڑھتا ہے۔

مسئلہ نمبر 3...... جب کوئی مسافر ہو، تو وہ چار رکعت والی فرض نماز کی جگہ دو رکعتیں پڑھتا ہے، اور جو فرض نمازیں تین رکعت ہیں، جیسا کہ مغرب اور جو دو رکعت ہیں، جیسا کہ فجر، تو ان کو اسی طرح پڑھا جاتا ہے، اور ان نمازوں میں قصر نہیں کیا جاتا، اور وتر کی نماز میں بھی قصر نہیں کیا جاتا، بلکہ اس کو پورا پڑھا جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر 4...... اگر کوئی مسافر کسی ایسے امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز پڑھے، جو مسافر نہیں ہے، اور وہ چار رکعتیں پڑھاتا ہے، تو اس کے پیچھے مسافر کو بھی چار رکعتیں پڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے، چاہے یہ مسافر شروع سے جماعت کی نماز میں شریک ہوا ہو، یا بعد

میں آکر جماعت میں شریک ہوا ہو۔

اور اگر جماعت سے کچھ رکعتیں رہ گئی ہوں، تو وہ چھوٹی ہوئی رکعتیں امام کے نماز کا سلام پھیرنے کے بعد پڑھے گا، اور وہ چار رکعتیں پوری کرے گا۔

مسئلہ نمبر 5...... سفر میں اگر کوئی سنت اور نفل نمازوں کو چھوڑ دے، تو حرج نہیں ہوتا، لیکن اگر وقت ہو، اور وہ فرضوں کے ساتھ والی سنتوں کو پڑھ لے، تو اچھی بات ہے، لیکن جب وہ فرضوں کے ساتھ والی سنتوں کو پڑھے گا، تو اُتنی ہی پڑھے گا، جتنی سفر کے علاوہ پڑھا کرتا ہے، یعنی جو چار رکعتیں ہیں، وہ چار ہی پڑھے گا، اور جو دو رکعتیں ہیں، وہ دو ہی پڑھے گا، اور سفر کی وجہ سے سنت نمازوں کی رکعتوں میں قصر نہیں کرے گا۔

مسئلہ نمبر 6...... اگر کوئی مسافر ہو، اور اسے نماز پڑھانے کی ضرورت پڑ جائے، تو وہ ظہر، عصر اور عشاء کی نمازوں میں دو رکعتیں ہی پڑھائے گا، اور اس کے پیچھے جو لوگ مسافر ہیں، وہ بھی دو رکعتیں ہی پڑھیں گے، چاہے وہ امام کے ساتھ شروع سے جماعت میں شریک ہوئے ہوں، یا بعد میں آکر شریک ہوئے ہوں، لیکن اس مسافر امام کے پیچھے جو لوگ مسافر نہ ہوں، اور ان کے ذمہ چار رکعتیں پڑھنا ضروری ہو، تو ان کو مسافر امام کے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرنے کے بعد اپنی چار رکعتیں پوری کرنی پڑیں گی، چاہے وہ امام کے ساتھ شروع سے جماعت میں شریک ہوئے ہوں، یا بعد میں آکر شریک ہوئے ہوں۔

مسئلہ نمبر 7...... سفر میں جس پانی کے بارے میں یہ پتہ نہ ہو کہ وہ پاک ہے یا ناپاک، جیسا کہ ریل وغیرہ میں پانی ہوتا ہے، تو اسی پانی سے وضو کر کے نماز پڑھ لینی چاہئے، نماز کو چھوڑنا نہیں چاہئے۔

مسئلہ نمبر 8...... اگر ریل، یا جہاز وغیرہ میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا مشکل ہو، تو بیٹھ کر بھی نماز پڑھ سکتے ہیں، لیکن اگر قبلہ کی طرف رخ کرنا ممکن ہو، تو قبلہ کی طرف رخ کرنا ضروری ہے۔

وتر کی نماز اور اُس کا مختصر طریقہ

عشاء کی نماز کے بعد دو سنتیں اور اگر چاہیں تو کچھ اور نفل پڑھ کر، وتر کی نماز پڑھی جاتی ہے۔

مسئلہ نمبر 1...... وتر کی نماز بے شک فرض نمازوں سے کم درجہ کی نماز ہے، لیکن یہ نماز بھی بہت ضروری ہے، جس کو بعض علماء نے واجب اور بعض نے ضروری درجہ کی سنت کہا ہے۔

مسئلہ نمبر 2...... وتر کی نماز کا وقت عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد شروع ہوتا ہے، اور پوری رات تک باقی رہتا ہے، پھر جب صبح کو فجر کی نماز کا وقت شروع ہو جائے، تو وتر کی نماز کا وقت ختم ہو جاتا ہے، اور اس کے بعد وتر کی نماز قضاء ہو جاتی ہے۔

مسئلہ نمبر 3...... وتر کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دل میں وتر کی نماز پڑھنے کی نیت کریں، پھر وتر کی تین رکعتیں اس طرح پڑھیں، جس طرح مغرب کی نماز پڑھتے ہیں، یعنی دوسری رکعت پڑھ کر بیٹھ جائیں، اور پوری التحیات پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں۔

اور وتر کی تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھنے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے دونوں ہاتھ اٹھا کر ''اللہ اکبر'' کہیں، اور ہاتھ باندھ لیں، پھر دعائے قنوت پڑھیں، اور دعائے قنوت ختم کرنے کے بعد ''اللہ اکبر'' کہہ کر رکوع میں جائیں، اور تیسری رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیں۔

وتر کی نماز کا یہ طریقہ ایسا ہے کہ سب علماء کے نزدیک اس طرح وتر کی نماز پڑھنے سے ٹھیک ٹھیک ادا ہو جاتی ہے۔

اور وتر کی نماز پڑھنے کے بعض علماء کے نزدیک دوسرے طریقے بھی ہیں۔

مسئلہ نمبر 4...... وتر کی نماز کی آسان دعائے قنوت یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ. وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ. وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ. لَا أُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ. أَنْتَ کَمَا أَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ. [1]

اوراس دعاء کے بجائے دوسری یہ دعائے قنوت بھی پڑھ سکتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ. نَشْکُرُکَ وَلَانَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ. اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ نَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ.

مسئلہ نمبر 5...... اگرکسی نے وقت پر وتر کی نماز نہیں پڑھی، تو بعد میں بھی اس کو پڑھنے کا حکم رہتا ہے، چاہے کتنا وقت گزر گیا ہو۔

مسئلہ نمبر 6...... رمضان کے مہینہ میں جب تراویح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جائے، تو تراویح کے بعد وتر کی نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھنا اچھا ہے، جماعت سے پڑھتے وقت، وتر کی تینوں رکعتوں میں امام کو اونچی آواز سے سورہ فاتحہ اوراس کے بعد دوسری سورت یا آیتوں کی تلاوت کرنی چاہیئے۔

مسئلہ نمبر 7...... جب کوئی سفر میں ہو، تو اسے جس طرح فرض نماز پڑھنے کا حکم ہے، اسی طرح سفر میں وتر کی نماز پڑھنے کا بھی حکم ہے، لیکن اگر سنتوں کو چھوڑ دے، تو حرج نہیں۔

---

[1] عن علی بن أبی طالب، أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی آخر وترہ: اللھم إنی أعوذ برضاک من سخطک، وبمعافاتک من عقوبتک، وأعوذ بک منک، لا أحصی ثناء علیک، أنت کما أثنیت علی نفسک (سنن النسائی، ابوداؤد، سنن ترمذی، مسند احمد)

قال شعیب الارنؤوط: إسنادہ قوی (حاشیۃ مسند احمد)

جمعہ کی نماز اور اُس کا مختصر طریقہ

ہر ہفتہ میں جمعہ کے دن ظہر کی نماز کی جگہ جمعہ کی نماز پڑھی جاتی ہے۔

مسئلہ نمبر 1...... جب جمعہ کی نماز صحیح طرح پڑھ لی جائے، تو اس دن ظہر کی نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی، ہاں اگر کوئی نہ پڑھے، یا جمعہ کا وقت ختم ہو جائے، تو ظہر کی نماز پڑھنی پڑتی ہے۔

مسئلہ نمبر 2...... جمعہ کی نماز میں دو رکعتیں پڑھی جاتی ہیں۔

مسئلہ نمبر 3...... جمعہ کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہے، جماعت کے بغیر جمعہ کی نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔

مسئلہ نمبر 4...... جمعہ کی نماز سے پہلے امام خطبہ بھی پڑھتا ہے۔

مسئلہ نمبر 5...... جمعہ کی نماز صرف مرد حضرات کو پڑھنا ضروری ہے، عورتوں کو جمعہ کی نماز پڑھنا ضروری نہیں، اور اسی طرح اگر کوئی جمعہ کے وقت میں مسافر ہو، تو اس کو بھی جمعہ کی نماز پڑھنا ضروری نہیں، بلکہ عورت اور مسافر کو جمعہ کے دن روزانہ کی طرح ظہر کی نماز پڑھنا ضروری ہے، ہاں اگر یہ لوگ جماعت سے جمعہ کی نماز پڑھ لیں، تو بھی ٹھیک ہے۔

مسئلہ نمبر 6...... جمعہ کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دوپہر کو زوال ہونے یعنی سورج ڈھلنے کے بعد اذان دے دی جائے، اور اس کے کچھ دیر بعد امام منبر پر بیٹھ جائے، اور اس کے سامنے کھڑے ہو کر دوسری اذان دی جائے، دوسری اذان کے بعد امام کھڑا ہو کر دو خطبے پڑھے، اور دونوں خطبوں کے درمیان کچھ دیر کے لئے بیٹھ جائے، اور جب دوسرا خطبہ ختم کرلے، تو پھر نماز کی اقامت کہی جائے، اور پھر جمعہ کی دو رکعتیں پڑھی جائیں، ان دونوں رکعتوں میں امام سورہ فاتحہ اور اس کے بعد کوئی سورت اونچی آواز سے پڑھے۔

مسئلہ نمبر 7...... جمعہ کی نماز سے پہلے چار رکعت اور جمعہ کی نماز کے بعد بھی چار رکعت سنت پڑھیں، اور اگر کوئی چار سنتوں کے بعد دو رکعت سنت اور پڑھ لے، تو زیادہ اچھا ہے۔

قضاء نمازیں اور اُن کا مختصر طریقہ

مسلمان کو ہر نماز اپنے وقت پر پڑھنی چاہئے، اور اس کو چھوڑنا نہیں چاہئے، لیکن اگر کسی وجہ سے وقت پر نماز نہ پڑھ سکے، اور وقت گزر جائے، تو وہ نماز قضاء ہو جاتی ہے، اور چھوٹی ہوئی فرض نماز اور وتر کی نماز کو بعد میں پڑھنا ضروری ہوتا ہے، سنت و نفل نمازوں کو ضروری نہیں ہوتا۔

مسئلہ نمبر 1...... جب کوئی فرض نماز قضاء ہو جائے، تو اس کو جلد پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے، اور بلا وجہ دیر نہیں کرنی چاہئے، اور نماز کے قضاء ہونے پر اللہ سے معافی بھی مانگنی چاہئے۔

مسئلہ نمبر 2...... جب کچھ فرض نمازیں قضاء ہو گئی ہوں، تو اُن کو رات دن میں کسی بھی وقت پڑھا جا سکتا ہے، لیکن سورج نکلنے کے وقت، اور اسی طرح سورج ڈوبنے کے وقت، اور اسی طرح دوپہر کو سورج ڈھلنے کے وقت قضاء نماز نہیں پڑھنی چاہئے، بلکہ جب یہ وقت گزر جائے، اس کے بعد پڑھنی چاہئے۔

مسئلہ نمبر 3...... اگر کسی کے ذمہ بہت ساری فرض نمازیں قضاء ہوں، تو ان سب کو کسی ایک وقت میں بھی پڑھ کر ادا کیا جا سکتا ہے، اور الگ الگ وقتوں میں بھی۔

مسئلہ نمبر 4...... جب کوئی فرض نماز قضاء ہو گئی ہو، تو اس کو بعد میں پڑھتے وقت دل میں یہ نیت کرنی چاہئے کہ اس کے ذمہ فلاں وقت کی جو نماز قضاء ہے، اس کو ادا کرتا ہے۔

مسئلہ نمبر 5...... اگر کسی کی بہت ساری فرض نمازیں قضاء ہو گئی ہوں، اور اسے ان نمازوں کا دن و تاریخ یاد نہ ہو، تو دل میں یہ نیت کرنی چاہئے کہ اس کے ذمہ جتنی ظہر کی نمازیں قضاء ہیں، ان میں سے پہلی نماز ادا کرتا ہے، اسی طرح جب کوئی قضاء نماز پڑھا کرے، تو اس میں اس وقت کی نماز کی اسی طرح نیت کر لیا کرے۔

مسئلہ نمبر 6...... جتنی فرض نمازیں ذمہ میں قضاء باقی ہوں، جب تک اُن سب کو نہ پڑھ لیا جائے، اس وقت تک معافی نہیں ہوتی۔

عیدین کی نماز اور اُس کا مختصر طریقہ

مسلمانوں کے لئے سال میں دو دن عید کے آتے ہیں۔

ایک دن کا نام عیدُ الفطر ہے، اور دوسرے دن کا نام عیدُ الاضحیٰ ہے۔

مسئلہ نمبر 1...... عیدُ الفطر رمضان کا مہینہ ختم ہونے کے بعد اگلے دن ہوتی ہے۔

اور عیدُ الاضحیٰ اس کے دو مہینے دس دن کے بعد، ذی الحجہ کے مہینے کی دس تاریخ کو ہوتی ہے۔

مسئلہ نمبر 2...... عید کے دونوں دنوں میں عید کی نماز پڑھی جاتی ہے۔

مسئلہ نمبر 3...... عید کی نماز سورج نکلنے کے بعد اور دوپہر کو زوال ہونے یعنی سورج ڈھلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔

مسئلہ نمبر 4...... عید کی نماز کی دو رکعتیں پڑھی جاتی ہیں۔

مسئلہ نمبر 5...... عید کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہے، جماعت کے بغیر عید کی نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔

مسئلہ نمبر 6...... عید کی نماز صرف مرد حضرات کو پڑھنا ضروری ہے، عورتوں کو عید کی نماز پڑھنا ضروری نہیں۔

مسئلہ نمبر 7...... عید کی نماز سے پہلے اذان نہیں دی جاتی، اور نہ ہی نماز کھڑی ہونے کے لئے اقامت کہی جاتی۔

مسئلہ نمبر 8...... عید کی نماز کے بعد امام کھڑے ہوکر دو خطبے پڑھتا ہے، اور دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے بیٹھتا ہے، لوگوں کو یہ خطبہ سننا چاہیئے۔

مسئلہ نمبر 9...... عید کی نماز عام نمازوں کی طرح ہی ہے، لیکن عید کی نماز میں دوسری نمازوں کے مقابلہ میں کچھ تکبیریں زیادہ اور اضافی ہیں۔

تین تکبیریں پہلی رکعت میں ثناء کے بعد اور سورہ فاتحہ سے پہلے ہیں، اور تین تکبیریں دوسری

رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورت پڑھنے کے بعد اور رکوع کرنے سے پہلے ہیں۔

مسئلہ نمبر 10...... عید کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ امام ''اللہ اکبر'' کہہ کر نماز شروع کرے اور ہاتھ باندھ لے، مقتدی بھی اسی طرح کریں، اور ہاتھ باندھ کر امام اور مقتدی سب ثناء (یعنی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ آخر تک) پڑھیں، اس کے بعد کانوں تک ہاتھ اٹھا کر ''اللہ اکبر'' کہیں، اور ہاتھ چھوڑ دیں، پھر کچھ دیر بعد ہاتھ اٹھا کر دوسری مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہیں اور پھر ہاتھ چھوڑ دیں، پھر کچھ دیر بعد ہاتھ اٹھا کر تیسری مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہیں، اور ہاتھ باندھ لیں، پھر عید کی نماز پڑھانے والا امام

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پڑھ کر اونچی آواز سے سورہ فاتحہ اور اس کے بعد کسی سورت کی تلاوت کرے گا، اور پھر رکوع اور اس کے بعد دو سجدے کر کے پہلی رکعت پوری کی جائے گی۔

پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو کر عید کی نماز پڑھانے والا امام سورہ فاتحہ اور اس کے بعد کسی سورت کی تلاوت کرے گا، امام کی تلاوت کے بعد رکوع سے پہلے اسی طرح ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہیں، جیسے پہلی رکعت میں کہا تھا اور تینوں مرتبہ ہاتھ اٹھا کر چھوڑتے رہیں، پھر چوتھی مرتبہ ہاتھ اٹھائے بغیر رکوع میں جانے کے لئے ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں اور پھر رکوع اور اس کے بعد دو سجدے کر کے بیٹھ جائیں، اور پوری ''التحیات'' اور درود شریف اور دعائیں پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

عید کی نماز کے بعد وہیں بیٹھے بیٹھے عید کے دونوں خطبے سنیں، اور پھر اللہ کا شکر اور ذکر کرتے ہوئے اپنے گھروں کو واپس لوٹ جائیں۔

مسئلہ نمبر 11...... اگر کوئی عید کی نماز نہ پڑھ سکے، اور وقت ختم ہو جائے، تو پھر اس کو قضاء نہیں کیا جاتا، اور کوتاہی کی وجہ سے قضاء ہوئی ہو، تو اس پر اللہ سے معافی مانگنی چاہئے۔

تراویح کی نماز اور اُس کا مختصر طریقہ

تراویح کی نماز صرف رمضان کے مہینہ میں عشاء کی نماز کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

مسئلہ نمبر 1...... تراویح کی نماز فرض تو نہیں ہے، لیکن سنت ہے، اور اس کا ثواب بہت زیادہ ہے، اگر کسی کو مجبوری نہ ہو، تو تراویح کی نماز کو بھی پڑھنا چاہئے، چھوڑنا نہیں چاہئے۔

مسئلہ نمبر 2...... تراویح کی نماز رمضان کے مہینہ میں روزانہ بیس رکعتیں پڑھی جاتی ہیں۔

مسئلہ نمبر 3...... تراویح کی نماز دو دو رکعت کر کے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیر کر دوسری دو رکعتیں الگ سلام کے ساتھ پڑھنا بہتر ہے، لیکن اگر کوئی چار چار رکعتیں کر کے پڑھے، یعنی چار رکعت ایک ساتھ پڑھ کر سلام پھیرے، تو بھی ٹھیک ہے۔

مسئلہ نمبر 4...... تراویح کی نماز کا وقت عشاء کی فرض نماز پڑھنے کے بعد شروع ہوتا ہے، اس لئے عشاء کی فرض نماز پڑھنے سے پہلے تراویح کی نماز پڑھنا ٹھیک نہیں۔

مسئلہ نمبر 5...... بہتر یہ ہے کہ عشاء کے فرض اور دو سنتیں پڑھنے کے بعد وتر کی نماز پڑھنے سے پہلے تراویح کی نماز پڑھی جائے، اور وتر کی نماز، تراویح کی نماز کے بعد پڑھی جائے، لیکن اگر کوئی وتر کی نماز پہلے پڑھ لے، تو اس کے بعد بھی تراویح کی نماز پڑھنا ٹھیک ہے۔

مسئلہ نمبر 6...... تراویح کی نماز کا وقت اس وقت ختم ہوتا ہے، جب سحری کا وقت ختم ہوتا ہے، اس سے پہلے پہلے تراویح کی نماز پڑھنا صحیح ہے، اور اس کے بعد تراویح کی نماز کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر 7...... تراویح کی نماز کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قرآن مجید کی کسی بھی جگہ سے کچھ آیتیں یا کوئی چھوٹی یا بڑی سورت پڑھی جاتی ہے، اگر قرآن مجید کے حافظ کے پیچھے تراویح کی نماز میں کم از کم ایک مرتبہ پورا قرآن مجید سن لیا جائے، تو بہت اچھی اور ثواب کی بات ہے۔

سنت اور نفل نمازیں اور اُن کا مختصر طریقہ

فرض نمازوں کے علاوہ کچھ نمازیں سنت اور کچھ نمازیں نفل کہلاتی ہیں، جن کو پڑھنا بہت ثواب اور فائدہ کی بات ہے۔

مسئلہ نمبر 1...... فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا سنت ہے، اور ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعتیں پڑھنا سنت ہے، اور ظہر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھنا سنت ہے، اور مغرب کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھنا سنت ہے، اور عشاء کی نماز کے بعد بھی دو رکعتیں پڑھنا سنت ہے۔

فرض نمازوں کے ساتھ ان سنتوں کو ہمیشہ پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے، لیکن جب کوئی مجبوری ہو، مثلاً کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو، تو پھر ان سنتوں کو چھوڑنے میں حرج نہیں ہوتا۔

مسئلہ نمبر 2...... اگر کوئی عصر کی نماز سے پہلے اور اسی طرح عشاء کی نماز سے پہلے چار یا دو رکعتیں پڑھے، تو بھی ثواب کی بات ہے، لیکن ان کا درجہ پہلے بتلائی ہوئی سنتوں سے کم ہے۔

مسئلہ نمبر...... جو سنت نمازیں بتلائی گئیں، ان کے علاوہ کچھ نفل نمازیں ایسی بھی ہیں، جن کا ثواب بہت زیادہ ہے، اگرچہ ان کو پڑھنا اتنا ضروری نہیں، جتنا سنت نمازوں کو پڑھنا ضروری ہے۔

مسئلہ نمبر 3...... نفل نمازوں میں ایک نماز تہجد کی کہلاتی ہے، جس کا وقت عشاء کے بعد شروع ہوتا ہے، مگر اس نماز کا اچھا وقت رات کے آخری حصہ میں سو کر اٹھنے کے بعد فجر کی نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے ہوتا ہے، تہجد کی کم از کم دو رکعتیں ہیں، اور اگر چار یا چھ یا آٹھ یا دس یا بارہ یا اس سے بھی زیادہ رکعتیں پڑھیں، تو زیادہ اچھا ہے۔

مسئلہ نمبر 4...... مغرب کی نماز اور اس کی دو سنتیں پڑھنے کے بعد نفل نماز کی کم از کم چار یا چھ رکعتیں پڑھی جاتی ہیں، اور اس کو ''اوّابین'' کی نماز کہا جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر 5...... نفل نمازوں میں ایک نماز اشراق کی کہلاتی ہے، جو صبح کے وقت سورج نکلنے

کے کچھ دیر بعد پڑھی جاتی ہے، اس کی کم از کم دو رکعتیں ہوتی ہیں، اور چار رکعت پڑھیں، تو زیادہ اچھا ہے۔

مسئلہ نمبر 6...... جب سورج نکلنے کے بعد کچھ دیر ہو جائے، تو سورج ڈھلنے سے پہلے نفل نماز کی دو یا چار رکعت پڑھی جاتی ہیں، اور اس کو چاشت کی نماز کہا جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر 7...... جب وضو کیا جائے، تو وضو کرنے کے فوراً بعد دو رکعت نفل نماز پڑھی جاتی ہے، اور اس کو ''تحیۃ الوضوء'' یا ''شکرُ الوضوء'' کی نماز کہا جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر 8...... جب مسجد میں جائیں، تو وہاں جا کر فوراً دو رکعت نفل نماز پڑھی جاتی ہے، اور اس کو ''تحیۃُ المسجد'' کی نماز کہا جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر 9...... جب کوئی سفر کرنا ہو، تو اس وقت دو رکعت نفل نماز پڑھی جاتی ہے، اور اس کو ''نمازِ سفر'' یا ''صلاۃُ السفر'' کہا جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر 10...... جب گناہ سے توبہ کرنی ہو، تو توبہ کرنے سے پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھی جاتی ہے، اور اس کو ''نمازِ توبہ'' یا ''صلاۃُ التوبہ'' کہا جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر 11...... جب کوئی کام کرنا ہو، تو اس سے پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھی جاتی ہے، اور اس کو ''نمازِ استخارہ'' کہا جاتا ہے، اور پھر استخارہ کی یہ دعاء پڑھی جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ. وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ .فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَااَقْدِرُوَتَعْلَمُ وَلَااَعْلَمُ .وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ. اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَاالْاَمْرَخَیْرٌلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَآجِلِہٖ فَاقْدِرْہُ لِیْ .وَیَسِّرْہُ لِیْ .ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ . وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَاالْاَمْرَشَرٌّلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ .وَعَاجِلِ اَمْرِیْ. وَآجِلِہٖ . فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ

اَرُضِنِیُ بِہٖ.

مسئلہ نمبر 12...... جب کوئی مصیبت یا ضرورت پیش آئے، تو اس وقت اللہ سے مدد حاصل کرنے کے لئے دو رکعت نفل نماز پڑھی جاتی ہے، اور اس کو ''صلاۃُ الحاجت'' یا نمازِ حاجت کہا جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر 13...... جب حج یا عمرہ کا احرام شروع کریں، تو اس وقت دو رکعت نفل نماز پڑھی جاتی ہے، اور اس کو ''صلاۃُ الاحرام'' کہا جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر 14...... جب خانہ کعبہ کا طواف کریں، تو طواف کرنے کے بعد دو رکعت نفل نماز پڑھی جاتی ہے، اور اس کو ''نمازِ طواف'' کہا جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر 15...... نفل نمازوں میں ایک نماز ''صلاۃُ التسبیح'' کی کہلاتی ہے، جس کا کوئی وقت مقرر نہیں، دن، رات میں کسی وقت، یا ہفتہ میں ایک مرتبہ، یا مہینہ میں ایک مرتبہ، یا سال میں ایک مرتبہ، یا کم از کم زندگی میں ایک مرتبہ پڑھنی چاہیے، اس نماز کی چار رکعتیں ہیں، جو ایک سلام کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں، اور ہر رکعت میں 75 مرتبہ یہ تسبیح ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلاَ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ'' پڑھی جاتی ہے۔

پندرہ مرتبہ یہ تسبیح کھڑے ہونے کی حالت میں سورہ فاتحہ اور سورت پڑھنے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے، اور دس مرتبہ یہ تسبیح رکوع میں ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم'' پڑھنے کے بعد، اور دس مرتبہ یہ تسبیح رکوع سے اٹھ کر ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ'' کہنے کے بعد کھڑے ہونے کی حالت میں، اور دس دس مرتبہ یہ تسبیح دونوں سجدوں میں ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی'' پڑھنے کے بعد، اور دس مرتبہ یہ تسبیح دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہنے کے بعد، اور دس مرتبہ یہ تسبیح دوسرے سجدے سے اٹھ کر ''اَللّٰـہُ اَکْبَر'' کہنے کے بعد بیٹھے بیٹھے پڑھی جاتی ہے۔ اسی طرح چاروں رکعتوں میں پچھتر پچھتر مرتبہ یہی تسبیح پڑھی جاتی ہے۔

مسئلہ نمبر 16...... جب سورج یا چاند گرہن ہو، اس وقت بھی دو رکعت نفل نماز پڑھی جاتی

ہے، جس کو سورج یا چاند گرہن کی نماز کہا جاتا ہے، اور عربی زبان میں اس کو ''صلاۃِ کسوف'' یا ''صلاۃِ خسوف'' کہا جاتا ہے، سورج گرہن کی نماز جماعت سے پڑھی جاتی ہے، اور نماز کے بعد سورج گرہن ختم ہونے تک دعاء مانگی جاتی ہے۔

مسئلہ نمبر 17...... جب بارش نہ ہو رہی ہو، تو اللہ سے بارش کی دعاء کرنے کے لئے کسی کھلی جگہ جمع ہو کر دو رکعت نفل نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہے، جس کو استسقاء کی نماز کہا جاتا ہے، اور اس میں اونچی آواز سے سورہ فاتحہ اور سورت کی تلاوت کی جاتی ہے۔

مسئلہ نمبر 18...... جو سنت و نفل نمازیں بتلائی گئیں، ان کے علاوہ جب چاہیں اور جتنی چاہیں نفل نمازیں پڑھ سکتے ہیں، جن پر ثواب ملتا ہے۔

مسئلہ نمبر 19...... سورج نکلتے وقت اور سورج ڈوبتے وقت اور اسی طرح جب دوپہر کو سورج ڈَھل رہا ہو، اس وقت کسی بھی طرح کی نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

اسی طرح فجر کا وقت شروع ہونے کے بعد سے لے کر سورج نکلنے تک، اور عصر کی نماز کے بعد سے لے کر سورج ڈوبنے تک نفل نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

ان وقتوں کے علاوہ دوسرے وقتوں میں نفل نمازیں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر 20...... سنت اور نفل نمازوں کی ساری رکعتوں میں جب کھڑے ہوتے ہیں، اس وقت سورہ فاتحہ اور اس کے بعد کوئی سورت یا آیتیں پڑھی جاتی ہیں۔

مسئلہ نمبر 21...... سنت اور نفل نمازوں کو بیٹھ کر بھی پڑھا جا سکتا ہے، مگر بیٹھ کر پڑھنے میں ثواب اور فائدہ کم ملتا ہے، اور سنت اور نفل نمازوں میں رکوع اور سجدہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔

مسئلہ نمبر 22...... جب سفر میں ہوں تو سنت اور نفل نمازوں کو سواری پر بیٹھ کر پڑھنا بھی ٹھیک ہے اور قبلہ کی طرف رُخ کرنا بھی ضروری نہیں، اگر رکوع اور سجدہ کے لئے صرف اشارہ کر لیں، پورا رکوع اور سجدہ نہ کریں تو بھی ٹھیک ہے، مگر فرض نماز کو جب تک ممکن ہو، سواری سے اُتر کر اور قبلہ کی طرف رُخ کر کے اور پورا رکوع اور سجدہ کر کے پڑھنا ضروری ہے۔

نمازِ جنازہ اور اُس کا مختصر طریقہ

جب کوئی مسلمان مر جاتا ہے، تو پہلے اس کو غسل دیا جاتا ہے، اور اس کے بعد اس کو کفن پہنایا جاتا ہے، پھر جب اس کو قبر میں دفن کرنے کے لئے لے جایا جاتا ہے، تو دفن کرنے سے پہلے سب لوگ مل کر اس کے لئے دعاء کرتے ہیں، اور اس دعاء کو نمازِ جنازہ کہا جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر 1...... نمازِ جنازہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ میت کو آگے رکھ کر امام اس کے سینہ کے سامنے رُخ کر کے کھڑا ہو جائے، اور مقتدی پیچھے صف باندھ کر کھڑے ہوں، اور دل میں یہ نیت کریں کہ: میں اللہ کو راضی کرنے اور اس میت کی دعاء کے لئے جنازہ پڑھتا ہوں۔

پھر نماز شروع کرنے کی طرح دونوں ہاتھ اٹھا کر ”اَللہُ اَکْبَرُ“ کہیں، اور اپنے دونوں ہاتھ آگے باندھ لیں، اور اس طرح ثناء پڑھیں:

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ

پھر دوسری مرتبہ ”اَللہُ اَکْبَرُ“ کہہ کر یہ درود شریف پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

پھر تیسری مرتبہ اَللہُ اَکْبَرُ کہہ کر یہ دعاء پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی

اَلْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ

اور نابالغ بچہ کی نمازِ جنازہ میں یہ دعاء پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّذُخْرًا

اور اگر اس کے بجائے نابالغ بچہ کے جنازہ میں یہ دعاء پڑھیں، تو بھی ٹھیک ہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلِ الْجَنَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ مَوْعِدًا اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ [1]

اور پھر چوتھی مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہہ کر کھڑے کھڑے سلام پھیر دیں۔

مسئلہ نمبر 2...... نمازِ جنازہ میں دوسری، تیسری اور چوتھی تکبیر کہتے وقت ہاتھ نہ اٹھائیں، لیکن بعض علماء ہاتھ اٹھانے کی اجازت دیتے ہیں۔

اور نمازِ جنازہ پڑھتے وقت قرآن مجید کی تلاوت بھی نہیں کی جاتی، لیکن اگر کوئی تلاوت کے بجائے دعاء کی نیت سے سورہ فاتحہ پڑھے، تو حرج نہیں۔ [2]

مسئلہ نمبر 3...... جنازہ کی نماز پاک جگہ کھڑے ہوکر پڑھنی چاہئے، اگر جوتے ناپاک ہوں، تو جنازہ کے وقت ان کو اتار دینا چاہئے۔

مسئلہ نمبر 4...... جنازہ کی نماز پڑھنے کے بعد جلد از جلد میت کو قبر میں دفن کرنا چاہیے، اور دفن کے بعد میت کی معافی تلافی کی اللہ سے دعاء کرنی چاہیے۔

---

[1] مذکر کی ضمیر کا مرجع منفوس ہے، جس میں لڑکی ہو تو بھی وہی مذکر کی ضمیر کافی ہے۔

عن أبى هريرة أنه كان يصلى على المنفوس الذى لم يعمل خطيئة قط، ويقول " :اللهم اجعله لنا سلفا وفرطا وذخرا (السنن الكبرىٰ للبيهقى)

عن ابن عباس، أنه كان إذا صلى على الجنازة قال :اللهم اجعله لنا فرطا، واجعل الجنة بيننا وبينه موعدا، اللهم لا تحرمنا أجره، ولا تضلنا بعده(مصنف عبد الرزاق)

[2] ولا يرفع يديه فى غير التكبيرة الأولى عند الحنفية فى ظاهر الرواية، وكثير من مشايخ بلخ اختاروا الرفع فى كل تكبيرة(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج١٦ ص ٢٩، مادة "جنائز")

لو قرأ فيها الفاتحة جاز أى لو قرأها بنية الدعاء (ردالمحتار، ج٢ ص ٢١٤، باب صلاة الجنازة)

(3)

زکاۃ اور اُس کا مختصر طریقہ

اسلام کا تیسرا رکن یا ستون، زکاۃ دینا ہے، جو کہ ضروری اور فرض ہے۔ [1]

مسئلہ نمبر 1...... زکاۃ کا دینا بھی ضروری اور فرض ہے، مگر زکاۃ دینا ہر ایک کے ذمہ ضروری نہیں، بلکہ اسی کے ذمہ ضروری ہے، جس پر زکاۃ فرض ہوجائے۔

مسئلہ نمبر 2...... جب کوئی مسلمان ہو، اور اس کے پاس سونا، چاندی، تجارت کا سامان یا روپیہ پیسہ ہو، اس پر زکاۃ دینا فرض اور ضروری ہوجاتا ہے۔

مسئلہ نمبر 3...... جب کسی کے پاس کم از کم ساڑھے سات تولہ سونا ہو، یا کم از کم ساڑھے باون تولہ چاندی ہو، یا کم از کم اتنی مالیت کا تجارت والا سامان ہو، یا کم از کم اتنی ہی مالیت کا روپیہ پیسہ ہو، اس وقت زکاۃ فرض اور ضروری ہوجاتی ہے، اور اس سے کم مقدار میں ہو، تو زکاۃ فرض اور ضروری نہیں ہوتی۔

ہاں اگر کسی کے پاس ان چاروں چیزوں میں سے تھوڑی تھوڑی سب یا کچھ چیزیں ہوں، اور ان کی مالیت ساڑھے سات تولہ سونے یا ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر یا اس سے زیادہ ہوجائے، تو زکاۃ فرض، اور ضروری ہوجاتی ہے۔

---

[1] الركن الثالث :إيتاء الزكاة .الزكاة لغة :النمو والزيادة .يقال :زكا الشيء إذا نما وكثر، إما حسا كالنبات والمال، أو معنى كنمو الإنسان بالفضائل والصلاح.
وشرعا :إخراج جزء من مال مخصوص لقوم مخصوصين بشرائط مخصوصة، وسميت صدقة المال زكاة، لأنها تعود بالبركة فى المال الذى أخرجت منه وتنميه .وركنيتها ووجوبها ثابتان بالكتاب والسنة والإجماع .فمن جحد وجوبها مرتد، لإنكاره ما قام من الدين ضرورة.
ومن أقر بوجوبها وامتنع من أدائها أخذت منه كرها، بأن يقاتل ويؤدب على امتناعه عن أدائها .
وقرنت بالصلاة فى القرآن الكريم فى اثنين وثمانين آية .وفرضت فى مكة مطلقة أولا، وفى السنة الثانية من الهجرة حددت الأنواع التى تجب فيها، ومقدار النصاب فى كل ر :(زكاة)(الموسوعة الفقهية الكويتية ،ج۴ص ۲۶۹،۲۷۰، مادة "اسلام")

مسئلہ نمبر 4...... زکاۃ میں مال کا ڈھائی فیصد یا چالیسواں حصہ یا اتنی مالیت کی کوئی چیز دینا ضروری ہوتا ہے، مثلاً چالیس (40) روپے میں سے ایک روپیہ اور اسی (80) روپے میں سے دو روپے اور سو (100) روپے میں سے ڈھائی روپے زکاۃ میں دینا ضروری ہوتا ہے۔

مسئلہ نمبر 5...... زکاۃ سال میں ایک مرتبہ دینا ضروری ہوتا ہے، اور جس سال کسی کے پاس زکاۃ والا مال ہو، اس سال ہی اس کو زکاۃ دینا ضروری ہوتا ہے، اور اگر کئی سالوں تک یا ہمیشہ کسی کے پاس زکاۃ والا مال رہے، تو ہر سال زکاۃ دینا ضروری ہوتا ہے، لیکن اگر کسی سال زکاۃ والا مال کسی کے پاس بالکل بھی نہ رہے، اور وہ غریب ہو جائے، تو پھر اس سال اس پر زکاۃ دینا ضروری نہیں ہوتا۔

مسئلہ نمبر 6...... اگر کسی سال کی زکاۃ دینی ضروری تھی، اور وقت پر نہیں دی تو بعد میں بھی وہ زکاۃ دینی پڑتی ہے۔

مسئلہ نمبر 7...... زکاۃ، خالص غریبوں کا حق ہوتا ہے، یعنی زکاۃ ایسے غریبوں کو دی جاتی ہے، جن پر زکاۃ فرض نہ ہو، مالداروں اور امیروں کو زکاۃ نہیں دی جاتی۔

مسئلہ نمبر 8...... زکاۃ جس کو دی جائے، وہ مسلمان ہونا چاہئے۔

مسئلہ نمبر 9...... اگر اپنے رشتہ دار غریب ہوں، تو ان کو بھی زکاۃ دی جا سکتی ہے، بلکہ رشتہ داروں کو زکاۃ دینا زیادہ اچھا ہے۔

مسئلہ نمبر 10...... اپنے والدین کو اور اپنی اولاد کو اپنے مال کی زکاۃ نہیں دی جا سکتی۔

مسئلہ نمبر 11...... اپنی بیوی کو بھی اپنے مال کی زکاۃ نہیں دی جا سکتی، اور عورت کو اپنے مال کی زکاۃ، اپنے شوہر کو بھی نہیں دینی چاہئے۔

مسئلہ نمبر 12...... غریب کو زکاۃ دینے کے بعد اس پر احسان نہیں چڑھانا چاہئے، اور نہ ہی اس غریب کو حقیر اور ذلیل سمجھنا چاہئے، اور نہ ہی زکاۃ کسی کو دکھلانے کے لئے دینی چاہئے، بلکہ اللہ کو راضی کرنے کے لئے ہی دینی چاہئے۔

(4)

روزہ اور اُس کا مختصر طریقہ

اسلام کا چوتھا رکن یا ستون، روزہ رکھنا ہے۔ [1]

مسئلہ نمبر 1...... روزہ صرف رمضان کے مہینہ کا رکھنا ضروری اور فرض ہے۔

مسئلہ نمبر 2...... رمضان کا مہینہ جب تیس دن کا ہو، تو تیس دن کے روزے، اور جب انتیس دن کا ہو، تو انتیس دن کے روزے رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

مسئلہ نمبر 3...... روزہ کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے صبح سے شام تک کھانے پینے سے رکے رہیں، اور اپنی شرم گاہ کی شہوت سے بھی رکے رہیں۔

مسئلہ نمبر 4...... روزہ کا وقت صبح سویرے سے اس وقت شروع ہو جاتا ہے، جب فجر کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے، اور شام کو سورج ڈوبنے پر ختم ہوتا ہے، اس سارے وقت تک ایک دن میں ایک ہی روزہ رکھا جاتا ہے، پھر اگلے دن دوسرا روزہ رکھا جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر 5...... سورج ڈوبنے کے بعد سے لے کر فجر کی نماز کا وقت شروع ہونے تک روزہ کا وقت نہیں ہوتا، اس لئے اس پورے وقت میں کھانے پینے میں حرج نہیں ہوتا۔

مسئلہ نمبر 6...... اگر کسی نے رمضان کے ایک دن کا بھی روزہ چھوڑ دیا، تو اس کو بعد میں رکھنا ضروری ہوتا ہے، اور روزہ رکھ کر بلا وجہ توڑ دینا بہت نقصان کی بات ہے۔

---

[1] الركن الرابع :الصيام.الصوم لغة :مطلق الإمساك والكف، فكل من أمسك عن شيء يقال فيه :صام عنه .وفي الشرع :الإمساك عن شهوتي الفرج والبطن يوما كاملا بنية التقرب.

ووجوبها وركنيتها ثابتان بالكتاب والسنة والإجماع .قال الله تعالى :(يا أيها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون أياما معدودات)وقوله تعالى :(فمن شهد منكم الشهر فليصمه)

ومن السنة قوله صلى الله عليه وسلم :صوموا لرؤيته وأفطروا لرؤيته(الموسوعة الفقهية الكويتية ،ج۴ص ۲۷۰، مادة "اسلام")

(5)

حج اور اُس کا مختصر طریقہ

اسلام کا پانچواں رکن یا ستون، حج ہے۔ [1]

مسئلہ نمبر 1...... حج کا مطلب یہ ہے کہ مکہ مکرمہ جا کر خانہ کعبہ کا طواف یعنی چکر کاٹا جائے، اور وہاں جا کر کچھ اور کام بھی کیے جائیں۔

مسئلہ نمبر 2...... حج کرنا اس وقت ضروری اور فرض ہوتا ہے، جب کسی کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ مکہ مکرمہ آنے جانے اور کھانے پینے کا خرچہ اٹھا سکتا ہو، اور اگر اس کے بیوی بچے ہوں، تو ان کے لئے گھر میں کھانے پینے اور رہنے سہنے کے خرچے کا بھی انتظام ہو۔

مسئلہ نمبر 3...... جب کسی پر حج ضروری اور فرض ہو جائے، تو اس کو زندگی میں صرف ایک مرتبہ ہی حج کرنا ضروری ہوتا ہے، ایک سے زیادہ مرتبہ حج کرنا ضروری نہیں ہوتا۔

مسئلہ نمبر 4...... حج صرف خانہ کعبہ میں جا کر ہی کیا جا سکتا ہے، کسی اور جگہ نہیں کیا جا سکتا، اور وہ حج بھی بقرعید کے مخصوص دنوں میں ہی کیا جا سکتا ہے۔

فقط۔ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ.

محمد رضوان ۱۳/ ربیع الاول/ ۱۴۳۶ھ 05/ جنوری/ 2015ء بروز پیر

ادارہ غفران، راولپنڈی، پاکستان

---

[1] الركن الخامس :الحج.الحج فى اللغة :القصد .وشرعا :القصد إلى البيت الحرام بشرائط مخصوصة وفى أيام مخصوصة .والأصل فى وجوبه قوله تعالى :(ولله على الناس حج البيت من استطاع إليه سبيلا)وقوله تعالى :(وأتموا الحج والعمرة لله)
ومن السنة قوله صلى الله عليه وسلم :إن الله فرض عليكم الحج فحجوا .فركنيته ووجوبه ثابتان بالكتاب والسنة والإجماع، وهو معلوم من الدين بالضرورة، فمن جحد ذلک فهو كافر .ومن أقر به وتركه فالله حسبه، لا يتعرض إليه بشىء ، لتوقفه على الاستطاعة وسقوطه بعدمها(الموسوعة الفقهية الكويتية ،ج۴ص ۲۷۰، مادة ''اسلام'')